

عليه الرحمة

امام احمد رضا

۱۹۱

رحمة الله
عليكم اجمعين

مجاذیب

مقرر عمر
سید صابر حسین شاہ بخاری قادری



رضا اکیڈمی لاہور

انتساب

نام مجذوب زمانہ حضرت سید عبداللہ شاہ کاظمی
محل وقوعی ثم کامروی علیہ الرحمۃ - (م ۱۹۳۵ء)

سید صابر حسین شاہ بخاری

نشان منزل

وفي الفسکم افلاتبصرون

اللہ تعالیٰ کی صنعت گری اور نوع یہ نوع تخلیقات کا ظہور اس کی خصوصی
حکمت پر مبنی ہے کیونکہ ”فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة“ تو خالق عقل و دانش،
صانع علم و حکمت کا فعل بلاشبہ اپنے اندر ہزار ہا حکمتیں لے ہوئے ہے خواہ کوئی اسے پا
سکے یا نہ وہی ہے جو ظاہری و باطنی صورتوں کی تخلیق بطن مادر میں ہی فرما دیتا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں!

دہد	نطفہ	را	صورتے	چوں	پہری
کہ	کر	دست	بر آب	صورت	گری
نہد	لعل	و	فیروزہ	در	صلب سنگ
مگل	لعل	در	شاخ	پیروزہ	رنگ
اڑاں	قطرہ	لولوئے	لالہ		کند
وزیں	صورتے	سرد	بالا		کند
با مرش	وجود	از	عدم	نقش	بست
کہ	داند	از	کردن	از	نیست
					ہست

(یونستان ص ۳)

مجذوب بھی اسی کی ایک عمدہ تخلیق ہے، وہ ابتداءے آفرینش سے ہی اس کے
منتخب ہیں وہ عشق و مستی کی ان اعلیٰ منازل پر فائز ہوتے ہیں کہ عام انسان ان کی گرد راہ

نیک بھی نہیں پہنچ پاتے، ان کی حقیقت سے وہ نا آشنا ہوتے ہیں مجذوب کی ظاہری حالت مستی و مدہوشی سے عبارت ہوتی ہے مگر باطن ان کا بحر کاشفہ سے پر ہوتا ہے بارگاہ الہی میں ان کی قبیلیت مسلم ہے سید عالم، مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے بال بکھرے ہوئے، ہونٹ خشک ان کا لباس گردوغبار سے اٹا ہوا لوگوں کی نگاہ میں ناپسندیدہ مگر خالق حقیقی کی بارگاہ میں ان کا مقام ناز کی حدیں طے کیے ہوئے ہے لہذا قسم باللہ لا برہ اگر وہ کسی بھی کام کے لیے ذات الہیہ پر قسم ڈال دیں کہ یہ کام ابھی ہو جانا چاہیے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔

جن سادہ لوح بندوں کی قسمیں خدا پوری فرمائے انہیں نگاہ حقارت سے دیکھنا قطعاً اچھا نہیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں!

خاکسارانِ جہاں را بکھارت مگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوار ہا پاشد
نہ دیکھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
وہ جذب مستی کے عالم میں یہاں تک پہنچ چکے ہوتے ہیں کہ اپنا وجود بھی انہیں
نظر نہیں آتا وہ غائبیت کی منزل طے کرتے ہوئے پکاراٹھتے ہیں یا اللہ!

ہے میں تینوں باہر ڈھوپڑاں میرے اندر کون سنا
ہے میں تینوں اندر ڈھوپڑاں بکھر مقید جانا
ہر وجہ توں ایں ہر شاں توں ایں تینوں ہر توں پاک بچانا

میں بھی تو ایں توں بھی توں ایں پھر بٹھا کون نما
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں!

گر کے وصف اور من پسند
بیدل از بے نشاناں چہ گوید باز
عاشقان ممشکاناں ممشوقہ
بر نیاید ز کشکاناں آواز

مزید فرماتے ہیں!

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ راجاں شود و آواز نیاد
ایں مدعیان در طلبش بے خبر اند
کاں را کہ خبر شد خورش باز نیاد

(گلستان ص ۸)

مجازیب کے ظاہر احوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے ان کے اعمال و اعمال کو خالق خیر و شر کی حکمت محض پر تعبیر کرنا چاہیے ان کا وجود صاحبان علم و فکر اور ارباب مکاشفہ کے لیے نکتے سے کم نہیں ہے۔

امام احمد رضا اور مجازیب اپنی نوعیت کا واحد مقالہ ہے جو نہایت دلچسپی اور محبت سے پڑھا جائے گا جسے وقت کے زور و فوں محقق عظیم المکرم جناب سید صاحب بر حسین شاہ بخاری صاحب مدظلہ نے نہایت عرق ریزی و عانت محنت اور انتہائی محبت سے مرتب فرمایا ہے شاہ صاحب اس تیزی اور برق رفتاری سے راہور ارقلم کو چلا رہے ہیں کہ انسان اس سوچ میں محو ہو جاتا ہے کہ انہیں اپنی دیگر تمام مصروفیات اندرونی بیرونی سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ مطالعہ کا کیسے وقت میسر آتا ہے جب راقم السطور نے اس تنازعہ

شاہکار کو ملا حظہ کرنے کا شرف حاصل کیا تو یوں محسوس ہوا شاہ صاحب پر جذب و مستی کا عالم طاری ہے اور اسی کیفیت میں لکھتے جا رہے ہیں جہاں دروہانی تصورات کو کلمات طینات کی حسین صورت قمر طاس انیٹس پر سجائے جا رہے ہیں یوں بھی شریعت کے حدود و قیود ہوش و حواس سے متعلق ہے اکبر الہ آبادی اپنے رنگ میں شریعت و طریقت کے موضوع کو قلم کا لباس پہناتے ہوئے کہتے ہیں۔

شریعت	میں ہے	قیل	وقال	حبیب
طریقت	میں	محوال		حبیب
شریعت	دل	محمل		مصطفیٰ
طریقت	عروج	دل		مصطفیٰ

حقیقت میں مجذوب عشق کے آخری حدود کو جب چھوتا ہے تو بقول بومیری علیہ الرحمۃ دریافت کرنے پر جذب و مستی کا یوں اظہار کرتا ہے۔

فَمَا لِي غَيْبُكَ إِنِّي قُلْتُ أَكْفُفُ هَمَمِي
وَمَا لِي قُلْتُ إِنِّي قُلْتُ أَتُفِيقُ نَبِيَّيْ

○

فَكَيْفَ تُكْرِمُ خُتَابًا بَعْدَ مَا أَهْدَتْ
بِهِ غَلِيكَ عُذُولُ الذُّمِّعِ وَأَسْقَمِ

○

بہر حال مجاہد حبیب اللہ تعالیٰ کے وہ مخصوص بندے ہیں جنہیں دیگر مخلوق سے کوئی واسطہ و تعلیق نہیں ہوتا وہ از خود نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نہاتے ہیں انہیں سردی گرمی نفع و نقصان کی خبر تک نہیں ہوتی اگر کسی نے کھلا دیا تو کھالیا، پہنایا تو پہنایا نہلا دیا تو نہلایا، سردیوں میں بیکر کھل چادر لیے سکون، گرمیوں میں لحاف اور زلیں تو

پرواہ نہیں۔

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک بار اس منزل کو طے فرمایا تھا "اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب تک تو نہیں کھائے گا میں کھاؤں گا نہیں، چنانچہ فرماتے ہیں، مجھ پر ایک مرحلہ ایسا آیا کہ میں بھوک سے نڈھال ہو چکا تھا کئی روز سے کھایا پینا نہیں تھا، میرے سامنے ایک صاحب کھانا کھا رہے تھے جب وہ اپنے منہ میں لقمہ ڈالتا تو میرا منہ خود بخود کھل جاتا مگر میں نے طلب کا منہ بند کر رکھا تھا آخر ایک وقت ایسے آیا کہ ایک صاحب کھانا لائے مجھے کہنے لگے کھائے میں نے انکار کیا، اس نے میرے منہ میں لقمہ ڈالنے شروع کر دیئے اب میرا وعدہ پورا ہو چکا تھا سو میں نے کھا لیا گو میری ذاتی خواہش پھر بھی نہیں تھی اس لیے کہ میری خوراک تو محبوب کا ذکر ہی تھی۔

وَذَكَرَكَ سیدی اعلیٰ و شربلی
وَدَجَلَكَ ان راضیت شفا والی

رضا اکیڈمی دنیائے اسلام میں واحد ادارہ ہے جس نے اپنے قیام سے تالیف و تراجم لکھوں کتابیں خوبصورت، عمدہ ترین اور اعلیٰ معیار میں شائع کر کے ایک نام پیدا کر لیا ہے یہ تمام بزرگرم محبوب اکرم، قاسم نعیم الہیہ جناب احمد حقید محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے جن کی نگاہ رحمت کی بات بنی ہوئی ادارہ جناب سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کا شکر گزار ہے کہ ایسے عمدہ مقالات سے رضا اکیڈمی کا دور کی قلمی معاونت میں بڑے اخلاص کا مظاہرہ فرما رہے ہیں اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم و مکرم جناب الحاج محمد مقبول احمد ضیائی قادری مدظلہ کو صحت و سلامتی سے ہمیشہ ہمراہ مندرمائے جن کی مساعی جلیلہ سے ادارہ کو اللہ تعالیٰ نے عروج و بلندی اور قبولیت کی نعمت سے نوازا، آخر میں ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جن کی مالی امداد نے رضا اکیڈمی کو فعال ادارہ بنانے میں راستے ہموار کیے۔
لفظ: حمد و ثناء، تائید قسوری مرید کے

مجدوب کی دنیا

پروفیسر محمد رفعت سابق ڈپٹی وائس چانسلر کینڈا کالج حسن ابدال
سائلک شریعت و طریقت کا جامع ہوتا ہے جب کہ مجذوب حالت جذب میں
ہونے کی وجہ سے باہوش نہیں ہوتا اس لیے شریعت کا مکلف نہیں لیکن سچے مجذوب کی
پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی بھی شریعت مطہرہ کا مقابلہ نہیں کرے گا یعنی باوجود جذب کے شرعی
احکام کو قطعاً نہیں کرے گا حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد و گرامی ہے
کہ ”مجدوب کی پہچان زور و شرف سے ہوتی ہے اس کے سامنے زور و پاک پڑھا
جائے تو مذکور ہو جاتا ہے“ بعض لوگ بیدار نشی مجذوب ہوتے ہیں اور بعض پر روحانی
منازل طے کرتے ہوئے کسی مرحلہ پر جذب کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور کچھ نفوس
قدسیہ غلبہ عشق اور فوہ عشق سے زندگی کے آخری سالوں میں عالم استغراق میں چلے
جاتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد بن عبدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ”کہ ہر وہی کسی نہ کسی نبی
کے نقش قدم پر ہوتا ہے“ جیسے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

”میں ہر کامل نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں۔“

حضرت خواجہ معین الدین چشتی امیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب رسول
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک آپ کے سر کا تاج ہے تو آپ (سیدنا غوث الاعظم) کا قدم
القدس تمام دنیا کے سر کا تاج ہے“

حالات جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر ہیں کیونکہ آپ کو وہ

پر تجلیات الہی کی تاب نہ لا کر عالم جذب میں مست ہو گئے مجذوب کو جذب کی
لحیقت اللہ تعالیٰ کے قرب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے یعنی مجذوب وہ شخص ہے جسے
اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو یہ علیہ الہی ہے۔

سائلک الطائف روحانی کی بیداری سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے اس وجہ سے اس
کے شعور کی سکت قائم رہتی ہے اور اس کا شعور مغلوب نہیں ہوتا۔

جب کہ مجذوب الطائف کی بیداری سے یکدم روحانیت کی بلند مذاہن میں
منتقل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی شعوری صلاحیتیں مغلوب ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے
وہ ہوش و خرد بے نیاز ہو کر دنیاوی دلچسپیوں سے لائق ہو جاتا ہے۔

حضرات صالحین کی جماعت نے عجاibat کے چار درارے بیان فرمائے ہیں پہلا
دارہ ناسوت دوسرا دارہ ملکوت تیسرا دارہ جبروت اور چوتھا دارہ لاہوت ہے ان میں
سے تیسرا دارہ جبروت انتہائی مشکل اور کشمکش ہے کہ بڑے بڑے طالبان معرفت عرفان
عجز میں غوطہ زنی کرتے ہوئے جب اس دارہ جبروت میں آتے ہیں تو گرداب میں
پھنس کر رہ جاتے ہیں اور دارہ لاہوت کی طرف سفر نہیں کر پاتے اور مجذوب بھی اسی
دارہ جبروت کی مشکل راہوں میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں خوش بخت انسان وہ ہے جو
مرشد کریم کی نظر کامل سے اس دارہ جبروت کی بھی لاکر دے اور لاہوت کی وادی
مقدس میں اپنا قدم رکھے۔

(ح) کوئی دریاں موتی لے لیاں
تکوینی نظام میں اختیار، ابدال، ابرار، نجباء، اولاد، نقباء، اور قطب پر مشتمل روحانی
اتظامیہ باہوش نفوس قدسیہ کی جماعت ہوتی ہے جو سر قدر کی معرفت اور فطرت کی
وہیت کا ادراک رکھتی ہے یہ نفوس مشیبت الہی کے مطابق عمل پیرا رہتے ہیں مجذوبوں

کے پردہ بھی حلقے ہوتے ہیں جنہیں اس نظام کے محاسب کہہ سکتے ہیں۔ ان کے چوکری اور ہوشیار رہنے سے حادثات سے بچاؤ رہتا ہے اور جرائم میں کمی۔

انہیں عموماً اپنے تئیں ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن جہاں بہت ضروری ہو تو وہ اپنے آپ کو ظاہر بھی کر دیتے ہیں مثلاً کوئٹہ کے 1935ء کے بولناک زلزلہ

سے قبل بھی ایک مجذوب کوئٹہ کے بازاروں اور گلیوں میں یہ صدا لگاتا جا رہا تھا۔

”لوگو! شہر چھوڑ دو زلزلہ آ رہا ہے“

مجزوب کے شہر چھوڑنے ہی زلزلہ نے کوئٹہ میں تباہی مچا دی۔

اپنے عہد کے مشہور مجذوب حضرت سید عبداللہ شاہ علیہ الرحمۃ (جن کے نام اس کتاب کا انتخاب کیا گیا ہے اور جن کا مزار مبارک ٹیکسلا ہری پور روڈ پر اسٹریٹ فارو قید نزد احاطہ بس سٹاپ کا سرہ مشرقی میں مربع خلائی ہے) کے بھی کئی واقعات زبان زد عام ہیں 1947ء سے بہت پہلے ہی انہوں نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ ”انگریز ملک چھوڑ جائیں گے“

حسن ابدال میں بھی اکثر و بیشتر اور میں کسی نہ کسی مجذوب کو دیکھا گیا ہے ماضی قریب میں ایک مجذوب جو ”داڑھ ساہیں“ کے نام سے مشہور تھے اور ان کا اکثر قیام حسن ابدال اور اس کے مضافات میں ہوتا وہ سیف زبان تھے جو بات ان کی زبان سے نکلتی وہ ہو کر رہتی۔

اور اب وہ چند سالوں سے نظر نہیں آ رہے حسن ابدال میں ایک اور مجذوب گذشتہ کئی سالوں سے منرک کے کنارے کسی نہ کسی مقام پر بیٹھے دکھائی دیتے ہیں وہ خاموش رہتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بہت تیزی کے ساتھ حرکت دیتے رہتے ہیں۔

اگرچہ بنیائے تصوف میں سالکوں کی اکثریت رہی ہے لیکن ان کے ساتھ ساتھ اب بھی اپنے رنگ جلال میں نمایاں رہے ایوب خان کے عہد میں حضرت اعلیٰ شاہ کوہ مری والوں کا بڑا شہرہ تھا اب سوری شریف تحصیل مری میں ان کا مزار مجذوب ایف کا منظر ہے۔

زیر نظر مقالہ ”امام احمد رضا اور مجاذیب“ میں محترم سید صابر حسین شاہ فارسی صاحب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی زندگی کے ایک منفرد گوشے کو مستند حوالوں کے ساتھ سامنے لائے ہیں اس سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی مجاذیب سے محبت اور مجاذیب کی جانب سے اعلیٰ حضرت کے احترام کے تناہک پک پکھلے سامنے آتے ہیں۔

محترم سید صابر حسین شاہ بخاری اس سے پہلے اعلیٰ حضرت کی علمی، تبلیغی، سیاسی و روحانی خدمات کے حوالہ سے ایک درجن سے زیادہ کتابیں ترتیب دے چکے ہیں۔

ان میں اکثر شائع ہو چکی ہیں اور اہل سنت کے حلقوں میں ان کتابوں کو بڑی پذیرائی ملی ہے خاص طور ”قائد اعظم کا مسلک“ تو علمی حلقوں سے بجا طور پر خراج تحسین حاصل کر چکی ہے قریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل یہ تحقیقی کتاب قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بہت سے روحانی پہلوؤں کو سامنے لاتی ہے۔

پیش نظر مقالہ میں فاضل مصنف نے عظیم اور معروف اولیاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں مجذوب کی جامع تشریف بیان کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی آٹھ مشہور مجاذیب سے ملاقاتوں کا احوال قلمبند کیا ہے۔

قارئین اس مقالہ میرا جذب ہمتی میں ڈوبے ہوئے قلندرانہ شان کے حامل مجذوبوں کی زبان سے نکلے ”جملے“ پڑھیں گے تو انہیں ایک عجیب کیف و سرور محسوس ہوگا فاضل مرشد نے مقالہ کے آخر میں مآخذ و مراجع کا ذکر کر کے محققین کے لیے

آسانی پیدا کر دی ہے۔

اس مقالہ کو شائع کرنے کا اعزاز رضا اکیڈمی لاہور کے حصہ میں آیا ہے رضویات کے حوالہ سے اکیڈمی اب تک مختلف بینکاروں موضوعات پر کتابیں شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کر چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام کے طفیل فاضل مرتبہ اکیڈمی کے منتظمین و معاونین کی مساعی جلیلہ کو مقبول و منظور فرمائے اور مزید توفیقات عالیہ سے نوازے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

پہل

اسلامک انٹرنیشنل سکول

کلمہ چوک دھریال روڈ۔ راہ پٹنڈی

اریخ اشانی ۱۴۲۵ھ

محمد رور شفق

۷۸۶

قلعہ تاریخ (سال طاعت)

مناظر جذب حق (۲۰۰۳ء)

آگئی افزا ہے صابر کا مقالہ بالیقین اس آس کا ترتیب دی جاسکتی ہے عمدہ کتاب کائنات علم و عرفان کے کئی عالی مقام دیکھنے میں گر چہ تھے مجذب تھے حکمت ماب ہلنا بیدار تھے لیکن بظاہر نحو خواب صاحبان فہم و دانش ظاہر اندہوش و مست اک جہل ہے جن کے علم و معرفت سے فضل یاب دین و ملت کے مجز و حضرت احمد رضا بے خود و خود آشا صاحب ہنوں و ہوشیار ان بزرگوں سے بھی رکھتے تھے وہیلاں جناب یہ ہے اک موضوع حیرت خیز بھی دلچسپ بھی میں نے یوں طارقی کہی لطف سروش غیب سے

اس کی تاریخ طاعت "شان ہوش و انجذاب"

۱۴۲۵ھ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

تجید نگار

بسم الله الرحمن الرحيم

مجازیب کی عظمت

یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ مجازیب اولیاء کرام کی ایک جماعت ہے جو احکام شرع کی مکلف نہیں ہوتی۔ ان سے قلم شریعت اٹھ جاتا ہے۔ ان کی تقلید نہیں کی جاسکتی لیکن ان کی عظمت و رفعت کو صوفیاء کرام نے تسلیم کیا ہے۔ اولیاء کرام کے تذکروں میں سالکین کے ساتھ ساتھ مجازیب کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ”اخبار الاخیر“ میں مجذوبوں کے حالات پر ایک الگ باب لکھا ہے۔ مفتی غلام سرور دلاوری علیہ الرحمۃ نے ”خزینۃ الاصفیاء“ اور ”حدیقتہ الاولیاء“ میں مجذوبوں کے حالات قلم بند کیے ہیں۔ جناب محمد اسحاق کھٹکی نے فقہائے پاک و ہند جلد سوم مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء کے صفحہ ۵۸ اور ۶ پر دو مجذوبوں کا ذکر کر کے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتابوں ”ارواح ثلاثہ“، ”جمال الاولیاء“ اور ”امداد المبتلیق“ وغیرہ میں مجازیب کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔ صوفیاء کرام اور علمائے کرام نے مجازیب کی تعریف کچھ ان الفاظ میں کی ہے۔

مولانا غلام دگیر نامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”مجزوب صیغہ مفعول ہے۔ مصدر جذب سے جس کے معنی ہیں کھینچنا اور لے جانا۔ صیغہ فاعل جاذب ہے بمعنی جذب کرنے والا، اپنی طرف کھینچنے والا لہذا مجذوب وہ ہے جو کسی کی طرف کھینچا گیا ہو اور اس کا اطلاق ”اللہ مست“ پر کیا جاتا ہے یعنی وہ

شخص جسے جاذب حقیقی (اللہ تعالیٰ) تکلفات دینا سے بے نیاز کر کے اپنی طرف کا کر لے۔“ (۱)

اسی طرح مختلف لغات میں بھی مجذوب کے معنی کھینچنا ہوا، محبت خداوندی میں مدہوش“ کے دیئے گئے ہیں۔ (۲)

ڈاکٹر فرید الدین قادری صاحب اپنے مقالہ ”ڈاکٹریت“ میں لکھتے ہیں:

”اولیاء اللہ کی اصطلاح میں ”مجزوب“ وہ شخص کہلاتا ہے جو بے اختیاری طور پر ایک ایسی حالت میں مبتلا ہو کہ اس پر شریعت کے قواعد و ضوابط کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔ اس کی یہ حالت اختیار سے باہر ہوتی ہے کیونکہ خود سے اس حال میں مبتلا ہونا صوفیاء کے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ شان عبدیت اللہ کی ہندگی میں ہے اور مجذوب پر ایک ایسی کیفیت طاری رہتی ہے کہ وہ مکلف نہیں کہلاتا بلکہ مجبور و معذور کہلاتا ہے۔“ (۳)

خواجہ شاہ محمد عبدالصمد فریدی فخری جتیشی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

”مجزوب وہ ہے کہ جس پر جذباتی ایسا طاری ہو کہ ایک آن میں اسے واصل بحق کر دے اور تمام مقامات و عروج و کسب و مجاہدہ اس کے طے ہو جائیں اور وہ مستغرق و مجذبات ہو جائے اور اس عالم سے بالکل بے خبر ہو جائے اور بحر مشق و دریائے توحید میں مست و بے خود ہو جائے۔ اس وجہ سے ان پر قانون شریعت نافذ نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہ حالت سکریں رہتے ہیں اور مقام بقاء بعد الفناء میں نہیں آتے۔“ ملخصاً (۴)

مولانا شاہ خالد میاں فاضل فخری یوں گویا ہیں:

”مجزوب وہ بندہ جس پر خالق کو مالک کی نظر ہو جائے اور بغیر ریاضت و مجاہدہ کے مقامات و مدارج تکمہ رسائی حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں پاپنچا ہوا، یاد الہی میں مستغرق۔“ (۵)

”مقامات زواریہ“ کی یہ چند سطور ملاحظہ فرمائیے:

”ایک دفعہ مجذوبوں کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجذوب اور دیوانے میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ نیکو بنی امور کیلئے مقرر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی عقل سلب فرماتا ہے تاکہ وہ امور شرعیہ کے مکلف نہ رہیں اور شرعی احکام کی بجائے صرف پروردگار کو بنی امور میں مشغول رہیں کیونکہ وہی ان کی عبادت ہے۔“ (۶)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ نے مجذوبوں کی عقلیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

”بخاری شریف کی ایک حدیث ہے جس کے مصداق مجذوب اولیاء ہیں۔ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دُب اشعث اغبر مدھوع بسا الاوباب لوقسم علی اللہ لایرف یعنی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے ہال ایٹھے ہوئے اور گردوغبار میں اٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کے دروازوں پر جائیں تو لوگ حقارت سے انہیں دھکادے کر نکال دیں لیکن خدا کے دربار میں ان کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو پروردگار عالم ضرور ضرور ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے اور ان کی منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔“

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از خلقم عبد اللہ بود

ان کا کہا ہوا کلام اگرچہ اللہ کے بندے کی زبان سے نکل رہا ہے مگر تم یہ سمجھو کہ وہ اللہ کا فرمان ہے جو ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہے گویا جو کچھ ان کی زبان سے نکل

جاتا ہے وہی تقدیر الہی ہوا کرتی ہے۔

حضرت مولائے دہلوی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:-

ہے ادب ہرگز باشی ہالنگ

ہست او دریائے وحدت راہنگ

خبردار! ہرگز مجذوبوں کے ساتھ کبھی بے ادبی مت کرنا یہ لوگ دریائے وحدت کے گمرچھ ہیں جس طرح گمرچھ دریا میں بے خوف و خطر پھرتا ہے اسی طرح یہ لوگ ہر خوف و غم سے بے نیاز ہو کر دنیا میں چلتے پھرتے رہتے ہیں۔

گرچہ ظاہری شود از خاکسار

باطنش از نور معنی برشار

اگرچہ ظاہر میں یہ لوگ خاک آلود ملے کیلے ہوتے ہیں مگر ان کے باطن نور حقیقت سے بالامال سمجھو۔

قبل مردن خویش را فانی کند

در جہان دین سلطانی کند

یہ لوگ موت و اقبال ان تصوتوا پر عمل کرتے ہوئے موت سے پہلے ہی فانی ہو جاتے ہیں مگر دین کی دنیا میں یہ لوگ بادشاہی کرتے ہیں۔ (۷)

امام احمد رضا اور مجاذیب

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

”سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔“ (۸)

ایک دوسرے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

”ہاں وہ (مجاذیب) خود سلسلے میں ہوتے ہیں ان کا کوئی سلسلہ نہیں ان سے آگے نہیں چلتا۔“ (۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ عالم اسلام کی ایک ایسی شہرہ آفاق اور ہمہ گیر شخصیت ہے کہ ان کے علمی جلال کے سامنے ان کے معاصرین نے سر تسلیم خم کر دیا۔ علماء کرام اور صوفیائے عظام نے انہیں اپنا قائد بنالیا اور شرعی فیصلوں میں ان کے فتاویٰ کو حرف آخر سمجھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اکابر اولیاء کرام کا نہایت ادب و احترام کرتے اور اولیاء کرام بھی ان پر اپنی نظر توجہ فرماتے اور شفقت و محبت سے نوازتے تھے۔

اولیاء کرام سے محبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو ورثہ میں ملی تھی۔ جب بھی کسی بزرگ کا حال معلوم ہوتا تو آپ حصول دعا و برکت کیلئے ان کی خدمت میں پہنچ جاتے تھے۔ حتیٰ کہ مجاذیب کی خدمت میں بھی چلے جاتے اور مجاذیب جو شرعاً مرفوع القلم

ہوتے ہیں آپ کی عظمت و رفعت کے سامنے جبین احترام خم کر دیا کرتے تھے۔ قطب الارشاد اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے زمانہ کے چند مجاذیب نے آپس میں انسیت کے لازوال واقعات درج کیے جاتے ہیں۔ پڑھئے اور مجذوب وقت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظمت و رفعت کے سامنے اپنا سر نیا زچھا دیتے تھے۔

جانتے تھے تجھے قطب و ابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب و ساک ادب

تیری چوکھٹ پہ خم اہل دل کی جبین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حضرت بشیر الدین مجذوب علیہ الرحمۃ

بریلی شریف میں حضرت میاں بشیر الدین مجذوب علیہ الرحمۃ کا شہرہ تھا، سارا شہر ان کا معتقد تھا۔ ہر وقت لوگوں کا جم غفر ہوتا تھا۔ مجذوب علیہ الرحمۃ خوش ہوتے تو کھلکھلا کر ہنستے، عالم غضب میں ہوتے تو آنے والوں کو مجذوبانہ الفاظ سے نوازتے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے جب ان کی شہرت سنی تو آپ کے دل میں ان کی ملاقات کا شوق پیدا ہوا تو دس برس کی عمر میں تنہا ایک بڑے معتمد مجذوب کی خدمت میں پہنچ گئے۔ پورا واقعہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کی زبان فیض تہماں سے سنئے:

”بریلی میں ایک مجذوب بشیر الدین صاحب اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے، مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا۔ میرے والد ماجد قدس سرہ کی ممانعت تھ کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لیے نہ جانا، ایک روز رات کے گیارہ بجے اکیلا ان کے پاس پہنچا اور فرش پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ حجرہ میں چارپائی پر

بیٹھے تھے مجھ کو بغور چندرہ میں منٹ تک دیکھتے رہے۔ آخر مجھ سے پوچھا صاحبزادہ! تم مولوی رضا علی خان صاحب کے کون ہو۔ میں نے کہا میں ان کا پوتا ہوں، فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھ کو اٹھا کر لے گئے اور چارپائی کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ یہاں تشریف رکھئے۔ پوچھا کیا مقدمہ کے لئے آئے ہو۔ میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں اس لیے نہیں آیا ہوں، میں صرف دعائے مغفرت کے واسطے حاضر ہوا ہوں۔ قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ رحم کرے اس کے بعد میرے بھٹے بھائی (مولوی حسن رضا خان صاحب مرحوم) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے۔ ان سے خود ہی پوچھا کیا مقدمہ کے لیے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا مولوی صاحب سے کہنا قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نصرو من اللہ وفتح قریب، بس دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہو گیا۔“ (۱۹)



حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمۃ

احمد آباد کے مشہور مجذوب حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پراغی حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے، ان کی کرامات کا مشاہدہ کیا، اور پھر ایک مجلس میں زبان فیض ترجمان سے یوں فرمایا:

”حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے، احمد آباد میں مزار شریف ہے، میں زیارت سے شرف ہوا ہوں، زمانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار قحط شدید پڑا، بادشاہ و قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے، انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قائل ہوں، جب لوگوں کی آواز اہی حد سے گزری، ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منداٹھا کر فرمایا: میں بھیجے یا اپنا سہاگ بھیجے۔ یہ کہنا تھا کہ گھنائیں پہاڑ کی طرح اٹھیں اور جل تھل بھر دیے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے، ادھر سے قاضی شہر کے جامع مسجد کو جاتے تھے آئے، انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے، مردانہ لباس پہننے اور نماز کو چلنے، اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں اور زیور اور زمانہ لباس اتار کر مسجد کو بولے، خطہ ستا، جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تسبیح تحریر کی، اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی، فرمایا: اللہ اکبر میرا خاندن جی لا سموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے پیوہ کیوہ دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں، اندھی تقلید کے طور پر ان کے حزار کے بعض مجاہدوں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کڑے جوش پہنتے ہیں، یہ گمراہی ہے۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندقہ۔“ (۱۱)

مجذوب الاولیاء چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ

مجذوب الاولیاء چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کا اصل نام شاہ عبدالوہید خان علیہ الرحمۃ ہے۔ آپ پر ہر وقت جذب طاری رہتا تھا۔ کسی نے پات چیت نہیں کرتے تھے وہی لیے ”چپ شاہ میاں“ کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ پہلی بحیثیت کے مشہور و معروف بزرگ ہیں آپ کا حزار بھی پہلی بحیثیت ہی میں ہے حضرت چپ شاہ علیہ الرحمۃ سٹول کے پا کڑے کے قریب حلقہ ڈوری لال میں جاسن کے درخت کے نیچے ہر ہند جذب کی حالت میں پڑے رہتے تھے۔ قریب میں آگ سلگتی رہتی تھی۔ ہر وقت ”چپ“ رہتے تھے۔ ایک روز چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمانے لگے ”ہے کوئی، ہے کوئی، ہے کوئی“ اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آ پہنچا۔ اس نے کہا، میاں کیا ہے؟ فرمایا، میں ہر ہند ہوں، ستر کھلا ہوا ہے ایک مرتب آ رہا ہے جلدی سے کوئی کپڑا لاؤ کہ میں اپنے ستر کو چھپاؤں، اس شخص نے کپڑا لا کر دے دیا، آپ نے اس کپڑے کو اوڑھ لیا اور اپنا ستر چھپا لیا اور کھڑے ہو گئے کسی کے انتظار میں کہ اتنی دیر میں ایک پانگی آئی جس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تشریف لا رہے تھے۔ پانگی جب قریب پہنچی تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا پانگی روک دی جائے۔ ولی اللہ کی خوشبو آ رہی ہے، پانگی

رکی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پاکی میں سے اتر کر چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کی طرف چلے کہ چپ شاہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی طرف دوڑے اور چپٹ گئے۔ معائنہ کے بعد تیس منٹ تک پشتو زبان میں گفتگو فرمائی۔ دونوں شخصیات کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ پھر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پاکی میں سوار ہوئے۔ جب پاکی چل دی تو چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ اپنی قیام گاہ پر آئے اور اس کبل کو اتار کر پھینک دیا اور پھر ویسے ہی برہنہ ہو گئے۔

بہر تعظیم مجذوب چپ شاہ میاں اور وہیں کبل و حکیں ستر کو بے گماں ہوں کھڑے آپ کے واسطے محی دین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

(۱۲)



مجذوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ

مجذوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ بریلی شریف کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ پر بھی اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔

۱۶۳۱ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آ رہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا حضور پر نور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت جس طرح زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی۔ اس کے بعد حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ نے پھر عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آ رہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پھر فرمایا کسی کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن میرے آقا شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت بحر و تر، خشک و تر، برگ و ثمر، شجر و چرمنش و قمر زمین و آسمان ہر شے پر ہر جگہ جاری تھی، جاری ہے اور جاری رہے گی۔ یہ جواب سن کر حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ چلے گئے۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ کی عمر تشریف اس وقت ۶ سال گئی تھی، آپ کو شے پر تشریف فرما تھے کچھ دیر کے بعد کو شے پر سے گر پڑے۔ والدہ صاحبہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو آواز دی اور فرمایا تم ابھی ایک مجذوب سے لکھے اور وہ مجذوب شاید غصے میں چلے گئے، دیکھو جیسی تو یہ مصطفیٰ رضا کو شے پر سے گر پڑے، مجذوبوں سے الجھنا نہیں چاہیے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصطفیٰ رضا کو شے پر سے گرے تو لیکن چوٹ نہیں لگی ہوگی دیکھا تو حضرت مسکرا رہے تھے۔ پھر فرمایا مولیٰ تعالیٰ جل و اعلیٰ اگر ایسے

ایسے مصطفیٰ رضا ہزار عطا فرمائے تو خدا کی قسم ان سب کو شریعت مطہرہ پر قربان کر سکتا ہوں لیکن شریعت مطہرہ پر کوئی حرف نہ آنے دوں گا۔ پھر فرمایا یہ نجد دہ تو فقیر کے پاس اپنی اصلاح کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ کام فقیر کے پردہ ہے۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ زمین کی سیر فرما چکے تھے اب آسمان کی سیر فرمانے جارہے تھے لہذا اس نظر کی ضرورت تھی جس سے حضور شہشاہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے افتخارِ رات آسمان پر بھی ملاحظہ فرماتے۔ اس لیے فقیر کے پاس تشریف لائے وہ نظران کو عطا کر دی گئی۔ کچھ دیر کے بعد حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ دو بارہ پھر تشریف لائے اور پلکتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھ کر معافہ کیا اور پیشانی پر بوسہ ملی پھر فرمایا خدا کی قسم جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی بلکہ ہر جگہ ہر شے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے فضیل اب آسمان پر بھی حضور علیہ السلام کی حکومت نظر آ رہی ہے۔ (۱۳)

طولی ہند مفتی نانارہ حضرت علامہ الحاج الشہ محمد ربیب علی صاحب تلمیذ و خلیفہ مفتی اعظم ہند کا بیان ہے کہ حاجی حمایت اللہ صاحب بریلوی نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بریلی کے مشہور و معروف بزرگ قطب وقت حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ جب کہیں تشریف لے جاتے راستے میں بچے ملتے تو دعا کیلئے عرض کرتے۔ میان پاس ہونے کی دعا کر دیتے تو حضرت دھوکا شاہ صاحب فرماتے جاؤ فیل ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر بچے طول ہوتے پریشان ہوتے تو پھر بلاتے اور فرماتے میرا نام دھوکا شاہ ہے جس کو کہہ دیا پاس ہو جاؤ گے وہ فیل ہو گیا اور جس کو کہہ دیا فیل ہو جاؤ گے تو وہ پاس ہو گیا، جن کا عالم یہ تھا کہ جب وصال کا وقت آیا تو ایک روز پہلے ہفتی کو پیسے دے

آئے، قبر کھودنے والے کو پیسے دے آئے، گھرے والے کو پیسے دے آئے، غن، اسے کو، تنخے والے کو پیسے دے آئے۔ حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان پر رہتے تھے، رات کو تقریباً دو بجے وصال فرمایا، گھر والوں کو بھی خبر نہیں صبح کو فجر سے پہلے محلہ سوداگروں سے پیدل چل کر محلہ ذخیرہ اعلیٰ حضرت تشریف لے گئے۔ حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان کی کنڈی کٹکاٹائی۔ حاجی صاحب باہر آئے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت تشریف لائے ہیں تو قدم بوس ہوئے اور عرض کیا کہ حضور اس وقت کیسے تکلیف فرمائی، اعلیٰ حضرت نے فرمایا تم کو کچھ خبر بھی ہے حضرت دھوکا شاہ صاحب نے پردہ فرمالیا۔ حاجی صاحب نے گھر میں جا کر بوجھ دیکھا تو دھوکا شاہ صاحب وصال فرما چکے۔ اللہ اکبر، وصال فرمایا۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب کے گھر میں گھر والوں کو بھی خبر نہیں اور اعلیٰ حضرت سوداگری مکھے میں رہ کر باخبر ہیں، سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں۔ (۱۴)

مجذوب دوراں دینا میاں پہلی بھتی علیہ الرحمۃ

مجذوب دوراں دینا میاں پہلی بھتی علیہ الرحمۃ کا شمار بھی نامور ہی مذہب میں ہوتا ہے۔ آپ حضرت شاہ جی میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے بہت زیادہ عقیدت مند تھے۔ ایک ایسا وقت آیا کہ حضرت شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ نے آپ کو دُورِ رحمت سے گلے سے لگا لیا۔ اسی وقت آپ از خود رفتہ ہو گئے۔ تبارک الدنیا اور صاحبِ خدمت ہو گئے۔ گھر بار چھوٹ گیا۔ شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد صاحبِ خدمت ہو کر بریلی چلے گئے۔ بریلی کے لوگ آپ کے بڑے معتقد تھے اور آپ کی بڑی خدمت کرتے تھے مگر آپ کسی شہر میں کہیں مستقل نہ ٹھہرتے تھے۔

مجذوب دوراں دینا میاں پہلی بھتی علیہ الرحمۃ جب سودا گری محلہ کی لگیوں سے گزرتے تو ہر طرف دیکھتے بھانپتے گھبراتے ہوئے نکل جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سامنا نہ ہو جائے ان کی اس قدر احتیاط سے انداز ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے سامنے آنا نہیں چاہتے تھے۔

ایک روز مولانا حسین رضا خان علیہ الرحمۃ نے دینا میاں علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ اس وقت باہر پھاٹک میں تشریف فرما ہیں۔ چلے آپ کو ان سے ملا لائیں آپ اپنی کئی زبان سے انکار کرتے رہے کہ:

”میں ناسے جا گوا“ جب ان سے زیادہ اصرار ہوا تو بولے:

”مولوی رجا احمد کھان شرے کے بلی

ہیں میں واسے اگیلا ہرگز نائے جاگو میری

بھج کھلے بھئے ہیں۔“

یعنی: مولوی مولوی احمد رضا ان علیہ

الرحمۃ پابند شرع ولی ہیں میں ان کے

سامنے ہرگز نہ جاؤں گا میرا ستر کھلا ہوا

ہے۔“ (۱۵)

مجذوب دینا میاں علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ ترین کو اپنی کرامت سے روک دیا تھا۔ شہر بریلی کے ہندو اور مسلمان ابھی ان کے نام سے واقف ہیں۔ ایک دن ان کا گزر محلہ سودا گران میں ہوا جب وہ اعلیٰ حضرت کی مسجد کے سامنے پہنچے تو آپ کا شانہ اقدس سے تشریف لارہے تھے۔ دینا میاں آپ کو دیکھ کر بھاگے اور ایک گلی میں جا کر چھپ گئے۔ لوگوں نے کہا میاں کیوں بھاگتے پھرتے ہو۔ فرمایا کہ بابا مولودا آدیت ہے۔ لوگ بولے کہ مولوی صاحب آ رہے ہیں تو کیا ہوا، تو گھٹنوں پر ہاتھ کر فرمایا ”پھرج کھلے بھئے“ یعنی قابلِ ستر جم کا حصہ کھلا ہوا ہے لہذا ایسی حالت میں ایک عظیم المرتبت پیشوائے طریقت کے سامنے جانا اس کے احترام کی خلاف ورسی ہے۔ (۱۶)

۱۰ مہائم شریف کے ایک مجذوب علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممتاز خلیفہ عبد السلام مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری علیہ الرحمۃ کی دعوت پر ایک بار جبل پور شریف لے گئے وہاں مہائم شریف کے ایک مجذوب کی شہرت سنی تو ان سے ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ عبد السلام مولانا محمد عبدالسلام علیہ الرحمۃ اور ان کے صاحبزادے مفتی محمد برہان الحق علیہ الرحمۃ مجذوب کی خدمت میں پہنچ گئے۔ اس ایمان افروز ملاقات کی روداد خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی محمد برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمۃ کی زبانی سنئے:

”ایک روز اعلیٰ حضرت نے والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری) سے فرمایا ”آج عصر کے بعد ایک مجذوب بزرگ کی زیارت کیلئے باندھ چلنا ہے۔ واپسی میں مغرب مہائم شریف میں ادا کر کے دعوت ہے۔ آپ عصر سے پہلے آ جائیں۔“ ہم لوگ حسب ارشاد عصر کے وقت حاضر ہو گئے اور اعلیٰ حضرت کے ساتھ باندھ پہنچے۔ مسجد کے مشرق کی جانب ایک ٹین کے بال کے باہر بڑا مجمع تھا۔ اعلیٰ حضرت کو دیکھ مجمع نے راستہ دیا۔ حضرت کے پیچھے ہم لوگ ہال میں داخل ہوئے۔ تخت پر ایک بزرگ علامہ باندھے پیر تخت سے لٹکاے بیٹھے ہیں۔ دلائل الخیرات شریف دونوں ماتھ سے آنکھوں کے بالکل متصل پڑھنے میں مصروف ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کتاب بند کر دی۔ اعلیٰ حضرت سے مصافحہ کرتے ہوئے کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا، ہم سب قدم بوسی کر چکے تھے تو ہم سب وایک بڑے ہال میں بٹھایا گیا۔ پورا ہال بھرا ہوا تھا۔ چند منٹ بعد وہاں کے منتظم خاص حاجی قاسم آئے۔ اعلیٰ حضرت سے

مرض کیا ”جو لوگ مجذوب صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان کیلئے چارہ کافہ تیار رہتا ہے۔ حضرت جو فرماتے ہیں پلایا جاتا ہے۔ آپ حضرات بیٹہ زیارت کیا کیا تو فرمایا چارہ کافہ تیار کیا، قبوہ میں سے جو خصوص فرمائیں وہ اس وقت پلایا جائے۔“

اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چارہ کافہ تیار کیا ہے اس لیے تینوں کو ملا کر پلایا جائے چنانچہ ایک بڑے سادار میں تینوں کو ملا کر پلایا گیا۔ ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے بھر بھر دیے گئے۔ رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی گھرب سے لگایا تو اتنا لذیذ پایا کہ پورا پیالہ صاف کر دیا۔

والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری) نے مجھے آہستہ بہ استہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم بوسی کر کے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ واپسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، حسب حضرت مصافحہ کر کے آ گئے بڑھے، میں نے ان کے قدم بجز کمر عرض کیا، ”میرے لیے دعائے خیر فرمائیے!“ بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، ”سندھی الفاظ تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا:

”اس کے پیچھے چلتا جا، تیرے پیچھے سب چلیں گے۔“

ہم جب واپسی کیلئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا: ”برہان میاں! آپ نے مجذوب سے کیا کہا تھا؟“ میں نے جو کہا تھا وہ اور اس کا جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان الدین، برہان الیقین

بنائے، آمین“ والد اور بچپن آئین کہا۔“ (۱۷)

۱۔ ایک گمنام مجذوب علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا رحیم بخش آردی علیہ الرحمۃ اپنے مدرسہ فیض الغرباء کے سالانہ جلسوں میں اکثر اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے تھے اور آپ حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آراکی واپسی میں بنارس کے اسٹیشن پر اتر پڑے اور تانگہ بلا کر سوار ہو کر نامعلوم مقام کیلئے روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد گیان والی مسجد کے قریب ایک مندر کے پاس ٹھہر گئے۔ اسی دوران ادھیڑ عمر کا ایک شخص بدن میں بھبھوت ملے ہوئے تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کافی دیر تک دونوں بکھلا کر رہے۔

اس کے بعد وہ شخص آبدیدہ ہو کر چلا گیا اور آپ بھی باچشم نم واپس لوٹ آئے۔ اعلیٰ حضرت کے خادم صوفی کفایت اللہ کہتے تھے کہ ان دونوں نے کس زبان میں باتیں کیں اور کیا باتیں کیں؟ میں کچھ سمجھ نہ سکا، اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا کہ حضور یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: صاحب، آتم کہانیے بیڑ نہ شریکینے۔ (۱۸)

مست دل مجذوب حق بھی تم سے باادب
اہل باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باوزن

۲۔ مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی

خاکی بابا علیہ الرحمۃ

مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ (۱۳۵۴ھ) گروہ مجذوب میں تاجدار کی حیثیت رکھتے ہیں حالت کیف و جذب میں بھی شریعت مطہرہ کا پاس و لحاظ اس مرقلندہ کی کتاب زندگی کامل آوریں عنوان ہے

۱۲۸ھ میں دوری گاؤں ضلع شیامڑھی بہار میں آپ کی ولادت ہوئی آپ صرف چھ دن کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ داغ مفارقت دے گئیں تو آپ کو خال محترمہ پنڈول بزرگ ضلع مظفر پور لے گئیں۔ اور یہیں نانا جان کے سایہ کرم میں آپ کی پرورش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پنڈول بزرگ کے کتب میں حاصل کی بعد ازاں تقریباً بیس میل دور تونسنہ ضلع درجنگ کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

ایک دن مدرسہ مشق کے یہ طالب علم چھٹی لے کر گھر آ رہے تھے۔ ابھی آپ نے آدھی منزل طے کی تھی کہ اچانک رحمت الہی کی گھنٹی بجی اور آپ کے پورے وجود کو تزکری پھر ایک نورانی صورت کے بزرگ ہاتھوں میں ایک تھیلی اٹھائے ظاہر ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے ”بیچہ تھیلی پکڑو“ تھیلی آپ کے ہاتھوں میں دے کر غائب ہو گئے۔ آپ وہ تھیلی لے کر کافی دیر تک اس نورانی بزرگ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ وہ بزرگ دوبارہ نظر نہ آئے تو آپ نے اس تھیلی کو کھولا۔ تھیلی کو کھولا تھا کہ آپ پر ایک وجدہ کیف کی کیفیت طاری ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا آپ ہمیشہ اچھے پال، پریشان حال اور پچھنے پرانے کپڑوں میں ہوتے مگر جو فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔ جس پر نظر ڈال دیتے اس

کی زندگی میں انقلاب آجاتا اور اگر نگاہیں پھیر لیتے تو پھر بتائی اس کے لیے مقدر ہو جاتی۔

حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ رحمۃ اکثر جذب و کیف کے عالم میں رہتے مگر سیرت و کردار کا کوئی گوشہ شریعت سے متصادم نہ ہونے دیا۔ جذب و کیف کے عالم میں بھی نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر و حضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے۔

مجدد اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے آپ کے روابط کے آثار ملتے ہیں۔ آپ ان کے فتاویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شریعت پر آپ کی استقامت کا جلوہ دیکھنا ہوتا تو فتاویٰ رضویہ کی درق گردانی فرمائیے۔ اس کے کئی حصوں میں آپ کے حوالات اور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے شافی جوابات ملتے ہیں۔

جہاں کہیں آپ شک تردید کا شکار ہوئے فوراً فقیہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں استفتاء ارسال کرتے اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں قدم اٹھاتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مشہور قول ”سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا“ کا کامل نمونہ تھے۔

۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو حج صادق کے وقت فرض نماز کے آخری سجدہ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

منہار مطلق حاجی پور میں دریائے گنگا کے کنارے آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق

حواشی و حوالے

- 1- ماہنامہ مہر و ماہ لاہور ستمبر 1990ء ص 27
- 2- محمد عبداللہ خونیقلی فرہنگ عامر مطبوعہ یو پی 1946ء ص 456
- 3- فرید الدین قادری صاحب زادہ، سندھ کے اکابرین قادریہ کی مثنوی و ادبی خدمات مطبوعہ کراچی 1998ء ص 99
- 4- شاہ محمد عبدالصمد فریدی، خوبصورت اصطلاحات صوفیہ مطبوعہ لاہور ص 133
- 5- شاہ خالد میاں فاروقی، مولانا : اصطلاحات تصوف مطبوعہ کراچی ص 76
- 6- محمد علی : مقامات زواریہ ص 126
- 7- عبدالمصطفیٰ اعظمی، علامہ : نورانی تقریریں مطبوعہ کراچی 2001ء ص 173
- 8- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208
- 9- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 345
- 10- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 386
- 11- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208

- 12- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص 47
- 13- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص 49
- 14- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص 50
- 15- حسین رضا خان بریلوی، مولانا : سیرت اعلیٰ حضرت و کرامات مطبوعہ لاہور ص 99
- 16- بدرالدین احمد قادری، مولانا : امام احمد رضا اور ان کے مخالفین مطبوعہ لاہور 1985ء ص 338
- 17- محمد برہان الحق جہل پوری، مولانا : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور 1981ء ص 80
- 18- سہ ماہی انکار رضا مہینہ جنوری تا مارچ 2001ء ص 26
- 19- سالنامہ یادگار رضا مہینہ جنوری 1999ء ص 94 تا 98

عرض کیا ”جو لوگ مجھ کو صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان کیلئے چاء، کافی، قہوہ تیار رہتا ہے۔ حضرت جو فرماتے ہیں پلایا جاتا ہے۔ آپ حضرات کیلئے دریافت کیا گیا تو فرمایا چاء، کافی، قہوہ میں سے جو حضور فرمائیں وہ اس وقت پلایا جائے۔“

اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چاء، کافی، قہوہ تینوں کا نام لیا ہے اس لیے تینوں کو ملا کر پلایا جائے چنانچہ ایک بڑے سا وار میں تینوں کو ملا کر پلایا گیا۔ ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے بھر بھر دیئے گئے۔ رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی مگر لب سے لگایا تو اتنا لذت بخش پایا کہ پورا پیالہ صاف کر دیا۔

والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام مہمل پوری) نے مجھے آہستہ سے ہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم بوسی کر کے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ واپسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، جب حضرت مصافحہ کر کے آگے بڑھے، میں نے ان کے قدم بوز کر عرض کیا، ”میرے لیے دعائے خیر فرمائیے!“ بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سندھی الفاظ تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا:

”اس کے پیچھے چلتا جا، تیرے پیچھے سب چلیں گے۔“

ہم جب واپسی کیلئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا: ”برہان میاں! آپ نے مجھ کو ب سے کیا کہا تھا؟“ میں نے جو کہا تھا وہ اور اس کا جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دست مبارک بکھیرتے ہوئے فرمایا:

”انقد تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان القدیر، برہان السید“

بتائے، آمین“ والد اور چچا نے آمین کہا۔“ (۷۱)

۱۔ ایک گننام مجذوب علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا راجم بخش آروی علیہ الرحمۃ اپنے مدرسہ فیض الغراء کے سالانہ جلسوں میں اکثر اپنے بیرومرشد اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے تھے اور آپ حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آراکی داجی میں بنارس کے اسٹیشن پر اتر پڑے اور تانگہ بنا کر سوار ہو کر نامعلوم مقام کیلئے روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد گیان والی مسجد کے قریب ایک مندر کے پاس ٹھہر گئے۔ اسی دوران اوجیز عمر کا ایک شخص بدن میں بھسوت ملے ہوئے تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کافی دیر تک دونوں ہمکا رہے۔

اس کے بعد وہ شخص آبدیدہ ہو کر چلا گیا اور آپ بھی باجتم نم واپس لوٹ آئے۔ اعلیٰ حضرت کے خادم صوفی کفایت اللہ کہتے تھے کہ ان دونوں نے کس زبان میں باتیں کیں اور کیا باتیں کیں؟ میں کچھ سمجھ نہ سکا، اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا کہ حضور یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا، حاجی صاحب، آم کھائے بیڑا شمار کیجئے۔ (۱۸)

مست دل مجذوب حق بھی تم سے باادب
اہل باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باذن

۸۔ مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی

خاکی بابا علیہ الرحمۃ

مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ (م ۱۳۵۰ھ) گردہ مجذوب میں تاجدار کی حیثیت رکھتے ہیں حالت کیف و جذب میں بھی شریعت منظرہ کا پاس دلچاس اس مرتقلہ کی کتاب زندگی کامل آدیز عنوان ہے

۱۲۸۷ھ میں دوری گاؤں ضلع شیامڑھی بہار میں آپ کی ولادت ہوئی آپ صرف چھ دن کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ داغ مفارقت دے گئیں تو آپ کو خالہ محترمہ پنڈول بزرگ ضلع مظفر پور لے گئیں۔ اور یہیں مانا جان کے سایہ کرم میں آپ کی پرورش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پنڈول بزرگ کے مکتب میں حاصل کی بعد ازاں تقریباً بیس میل دور توڑنہ ضلع دربنگہ کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

ایک دن مدرسہ عشق کے یہ طالب علم جمعی لے کر گھر آ رہے تھے۔ ابھی آپ نے آدھی منزل طے کی تھی کہ اچانک رحمت الہی کی گھنٹھی اور آپ کے پورے وجود کو زلزلہ گئی پھر ایک نورانی صورت کے بزرگ ہاتھوں میں ایک تھیلی اٹھائے ظاہر ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے ”پچھلی پکڑ“ تھیلی آپ کے ہاتھوں میں دے کر غائب ہو گئے۔ آپ وہ تھیلی لے کر کافی دیر تک اس نورانی بزرگ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ وہ بزرگ دوبارہ نظر نہ آئے تو آپ نے اس تھیلی کو کھولا۔ تھیلی کو کھولا تھا کہ آپ پر ایک وجد و کیف کی کیفیت طاری ہو گئی۔ بس پھر کھلی تھا آپ ہمیشہ مجھے ہال، پریشان حال اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتے مگر جو فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔ جس پر نظر ڈال دیتے اس

کی زندگی میں انقلاب آ جاتا اور اگر نکاحیں بھیر لیتے تو پھر تباہی اس کے لیے مقدر ہو جاتی۔

حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی باہ علیہ رحمۃ الکریم جذب و کیف کے عالم میں رہتے مگر سیرت و کردار کا کوئی گوشہ شریعت سے متصادم نہ ہونے لیا۔ جذب و کیف کے عالم میں بھی نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر و حضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے۔

مجدد اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے آپ کے روابط کے آثار ملتے ہیں۔ آپ ان کے فتاویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شریعت پر آپ کی استقامت کا جلوہ دیکھنا ہو تو فتاویٰ رضویہ کی ورق گردانی فرمائیے۔ اس کے کئی حصوں میں آپ کے سوالات اور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے شافی جوابات ملتے ہیں۔ جہاں کہیں آپ شک تردد کا شکار ہوئے فوراً فقیر اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں استفتاء ارسال کرتے اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں قدم اٹھاتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مشہور قول ”سچے مجدد کو پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا“ کا کامل نمونہ تھے۔ ۱۳ شعبان العظم ۱۳۵۰ھ کو صبح صادق کے وقت فرض نماز کے آخری سجدہ میں آپ اپنے خالص حقیقی سے جا ملے۔

مہربان طبع حاجی پور میں دریائے گوگا کے کنارے آپ کا مزار پر انوار مرجع خلافت ہے۔

۱۶۹۔

حواشی و حوالے

- 1- ماہنامہ مہر و ماہ لاہور ستمبر 1990ء ص 27
- 2- محمد عبدالرحمن خوشنشاں فرہنگ عامہ مطبوعہ یونی 1946ء ص 456
- 3- فرید الدین قادری صاحبزادہ سندھ کے اکابرین قادریہ میں دینی خدمات مطبوعہ کراچی 1998ء ص 99
- 4- شاہ محمد عبدالصمد فریدی، خواجہ اصطلاحات صوفیہ مطبوعہ لاہور ص 133
- 5- شاہ خالد میاں غاضی مولانا : اصطلاحات تصوف مطبوعہ کراچی ص 76
- 6- محمد علی : مقامات زواریہ ص 126
- 7- عبدالمصطفیٰ اعظمی، علامہ : نورانی تقریریں مطبوعہ کراچی 2001ء ص 173
- 8- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208
- 9- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 345
- 10- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 386
- 11- محمد مصطفیٰ رضا خان لوری، مولانا : ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208

- 12- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی
1987ء ص 47
- 13- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی
1987ء ص 49
- 14- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی
1987ء ص 50
- 15- حسین رضا خان بریلوی، مولانا : سیرت اعلیٰ حضرت و کرامات مطبوعہ
لاہور ص 99
- 16- بدرالدین احمد قادری، مولانا : امام احمد رضا اور ان کے مخالفین مطبوعہ لاہور
1985ء ص 338
- 17- محمد برہان الحق جہل پوری، مولانا : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور
1981ء ص 80
- 18- سہ ماہی افکار رضا مہینہ جنوری تا مارچ 2001ء ص 26
- 19- سالنامہ یادگار رضا مہینہ 1999ء ص 94-98

خاکساران جہاں راستھارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد



نہ دیکھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
(اقبال)



مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد ﷺ کے غلام اکثر
(اکبر الہ آبادی)